پاکیزہ اخلاق اور ترببیتی کردار

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، حَثَّنَا عَلَى مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَحَمِيدِ الصِّفَاتِ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَلَائِكَتِكَ، وَكُتُبِكَ وَرُسُلِكَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَضِينَا بِكَ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)[1]. اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو،

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! اسلام میں اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ کردار کی بہت زیادہ عظمت وفضیلت ہے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے چنانچہ اللہ جَلَّ جَلَالُہُ نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:(وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)[2] اور بے شک آپ اخلاقِ حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں،یقیناً اللہ ربُّ العزت نے آنحضرت ﷺ کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا تاکہ آپ ﷺ اخلاقی خوبیوں کو ان کے کمال تک پہونچا دیں اور اخلاق وکردار کے قلعہ کو مستحکم فرمادیں چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:«إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ»[3]. میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک

(١) التوبة:١١٩.
(٢) القلم: ٤.
(٣) الأدب المفرد: ٢٧٣. والسنن الكبرى للبيهقي:٢٠٧٨٢ واللفظ له.

پہونچادوں، اسی لئے رسولِ رحمتﷺ نے ہمیں پاکیزہ اخلاق سے آراستہ ہونے اور اعلیٰ کردار اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کو لوگوں کے درمیان فضلیت وشرافت کا معیار قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا»(۱). بلاشبہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق تم میں سب سے زیادہ بہتر ہیں، الغرض اچھے اخلاق والا مؤمن لوگوں میں افضل اور برتر ہوتا ہے، لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں سب کی جانب سے اس کو مقام وواحترام ملتا ہے اور آخرت میں اس کو بلند درجہ نصیب ہوتا ہے کیونکہ عمدہ اخلاق کی برکت سے اس کا نامۂ اعمال نیکیوں سے بھرجاتا ہے جیساکہ رسولِ اکرمﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ»(۲). میزان عمل میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شئ نہیں

پاکیزہ اخلاق وکرداراختیار کرنے والو! اعلیٰ اخلاق کی بدولت مؤمن کو دین ودنیا کی کامیابی حاصل ہوتی ہے اور وہ ان بندوں کی صف میں شامل ہوجاتا ہے جو طاعات پر مجاہدہ کرتے ہیں اور عبادات کا اہتمام کرتے ہیں نبی کریمﷺ نے فرمایا ہے: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ، صَائِمِ النَّهَارِ»(۳). بلا شبہ مؤمن اپنے حسن اخلاق کی بدولت شب گذاری کرنے والے اوردن میں روزہ رکھنے والے کے درجات کو پالیتا ہے ،الغرض اچھے اخلاق کی بدولت بندہ دین ودنیا کی ترقی حاصل کرتا ہے اس کا مرتبہ بلند ہوجاتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کو بلند مقام حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کو جنت کا اعلیٰ درجہ نصیب

(۱) متفق عليه.
(۲) أبو داود : ٤٧٩٩، والترمذي: ٢٠٠٣.
(۳) أبو داود : ٤٧٩٨ ، وأحمد : ٢٤٣٥٥.

ہوجاتا ہے سرورِ کونین ﷺ کا فرمان ہے: «أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ»[١]. میں اس شخص کیلئے جنت کے انتہائی بلند منزلے میں گھر کی ضمانت لیتا ہوں جس نے اپنے اخلاق کو سنوار لیا، ایسا خوش نصیب بندہ قیامت میں نبی کریم ﷺ کی قربت سے سرفراز ہوگا جیساکہ رسول اکرم ﷺ نے بشارت دی ہے: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا»[٢]. تم دوستوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں اور قیامت کے دن اُنہیں کی نشست بھی میرے زیادہ قریب ہوگی جن کے اخلاق تم میں زیادہ بہتر ہیں ذرا غور فرمائیں کہ کتنا عظیم ہے یہ مقام؟ اور کتنا بلند ہے یہ مرتبہ؟ اسے وہ خوش نصیب بندے حاصل کریں گے جو اس کی تمنا رکھتے ہیں اس کیلئے محنت وقربانی پیش کرتے ہیں اوراس پر صبر واستقامت اختیار کرتے ہیں، اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾[٣]. اور (نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دینے کی) یہ خصلت صرف اُنہیں کو عطا ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ خصلت صرف اُنہیں کو عطا ہوتی ہے جو بڑے نصیبے والے ہیں، یا اللہ! ہمیں حسنِ اخلاق کی توفیق دیدے اور پاکیزہ صفات سے آراستہ کردے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدِ عربی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اوران لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

---

(١) أبو داود: ٤٨٠٢.
(٢) الترمذي: ٢٠١٨.
(٣) فصلت: ٣٥.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ، جَعَلَ مِنْ مَبَادِئِ دِينِنَا احْتِرَامَ الْقِيَمِ وَتَقْدِيرَ صَالِحِ الْعَادَاتِ، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

رفیقانِ ملت ِ ایمانیہ! میرے عزیز دوستو! اپنے دینی شعائر کو اختیار کرنا شرعی ضرورت کا حصہ ہے اسی طرح اپنی اخلاقی شناخت کو مضبوط کرنا معاشرتی امانت داری کا تقاضا ہے، اس طور پر کہ اعلیٰ اقدار واخلاق کی حفاظت، خالص روایات کی پاسداری اور پاکیزہ ذوق کے احترام میں ہر شخص تعاون کرے اسی طرح ان چیزوں سے دور رہنے میں ہر آدمی ساتھ دے جو ہماری معاشرتی عادات کے مخالف ہیں اوران بیرونی غیر مانوس رویوں سے بچنے میں ہر آدمی تعاون کرے جو رویے ہماری معاشرتی روایت اور پاکیزہ تربیت کے موافق نہیں ہیں، آج جن حرکتوں کو سمجھدار اور سنجیدہ لوگ ناپسند کرتے ہیں ان میں کسی کے تئیں غیر قانونی اور ہتک آمیز مواد کو سوشل میڈیا پر پھیلانا بھی ہے جسکی وجہ سے پھیلانے والے کو قانونی کارروائی سامنا کرنا پڑجاتا ہے، ملک کے متعلقہ ادارے ماں باپ اور فیملی کے ذمہ داروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے تئیں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، ان کے اخلاق وکردار کی نگرانی کرتے رہیں اور پاکیزہ اقدار وروایات اختیار کرنے میں ان کی مدد کریں تاکہ بیٹے اور پوتے اپنے آباء و اجداد کے طور طریقوں پر جوان ہوں اور لوگ ملک وملت کی ثقافت اور قدروں کو نسل درنسل منتقل کرتے رہیں اور ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے تئیں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور اپنا قائدانہ کردار ادا کریں، بچوں کو دینی تعلیم دیں معاشرتی روایات کے احترام کی ان کو

ترغیب دیتے رہیں ان کو آباء واجداد کے ورثے کی قدر دانی کی تاکید کرتے رہیں اس سلسلے میں تمام اسباب ووسائل کو بروئے کار لائیں اور اپنی بھرپور کوشش کرتے رہیں تاکہ بچوں کو دین ودنیا کی کامیابی حاصل ہو نیز ملک وملت اور معاشرے کو بھی اسکا فائدہ ملے اور رسول کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل ہو: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ»[1]. نفع بخش چیزوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں رہو، هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ، وَالشَّيْخَ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) مسلم : ٦٩٤٥.